کے فقہ پر الگ الگ انھوں نے کتابیں لکھیں اور پھر امام اعظم کے تلامذہ قاضی ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر ان میں سے بھی ہر ایک کے فقہ پر الگ الگ ایک کتاب تصنیف کی۔ علاوہ ازیں فقہ جعفری اور المذاہب الاسلامیہ پر بھی ان کی تصنیفات ہیں جو بڑی بصیرت افروز اور معلومات افزا ہیں۔ راقم الحروف کو پانچ چھ مرتبہ سفر قاہرہ اور وہاں کے قیام کا اتفاق ہوا ہے، اور افسوس ہے کہ اپنی خواہش اور تمنا کے باوجود ڈاکٹر طٰہٰ حسین مرحوم سے ملاقات کا کبھی موقعہ نہیں ملا۔ کیوں کہ ان دنوں میں یا وہ قاہرہ سے باہر تھے یا تھے وہیں۔ مگر علیل تھے۔ لیکن خوش قسمتی سے شیخ ابو زہرہ سے تقریباً ہر سفر میں ملاقات اور ان کی مجلس میں بیٹھنے اور مجمع البحوث الاسلامیہ کے جلسوں میں ان کی تقریریں اور سوال و جواب سننے کا موقع ملا ہے، اور جیسا کہ میں نے برہان میں لکھا بھی ہے۔ میرے لئے یہ بات لائق افتخار و مسرت ہے کہ ایک مرتبہ مجمع کے جلسہ میں کسی موضوع پر میں نے عربی میں تقریر کی تو شیخ مرحوم نے جلسہ گاہ سے نکلتے ہوئے اس تقریر اور اُس کی زبان کی تعریف کی، اللہ تعالیٰ نے علم و فضل کے ساتھ شیخ کو حافظہ نہایت قوی اور تقریر و خطابت کا عجیب و غریب ملکہ عطا فرمایا تھا، مجمع البحوث الاسلامیہ کی میٹنگ کے لئے اُن کا مقالہ ڈیڑھ سو دو سو صفحات سے کم کا نہیں ہوتا تھا لیکن وہ کبھی مقالہ پڑھتے نہیں تھے بلکہ زبانی تقریر کرتے تھے۔ یہ تقریر ڈیڑھ دو گھنٹہ سے کم کی نہیں ہوتی تھی، لیکن پیرانہ سالی کے باوجود اس درجہ مربوط اور مسلسل ہوتی تھی کہ مقالہ سے منطبق کر لیجئے، اور شروع سے آخر تک اس جوش اور قوت سے بولتے تھے کہ ہر برق و شرر کی چشمک باہم کا سماں بندھ جاتا تھا۔

---

مصر میں عظیم اکثریت شافعی المذہب حضرات کی ہے لیکن شیخ ابو زہرہ معاشی اور سیاسی مسائل میں عموماً حنفی مسلک کو ترجیح دیتے تھے اور اس کے اثبات کے لئے دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے تھے، یوں بھی نہایت خوددار مگر بے حد متواضع اور خلیق تھے،